عالمی استکبار سے مقابلے کے قومی دن پر ہزاروں طلباء سے ملاقات - 1 /Nov/ 2023

امام خامنہ ای نے ہزاروں ایرانی طلباء کے ساتھ ملاقات میں امریکہ اور صیہونیوں کی طرف سے غزہ میں ڈھائے جانے والے مظالم کو تاریخ میں بے مثال قرار دیتے ہوئے تاکید کی کہ "امریکہ کی مدد کے بغیر صیہونی حکومت چند ہی دنوں میں ختم ہو جائے گی۔"
امام خامنہ ای نے یہ کلمات یکم نومبر 2023 کو امام خمینی حسینیہ میں طلباء کے قومی دن اور عالمی استکبار سے لڑنے کے قومی دن کی مناسبت سے کہے جو ہر سال 4 نومبر کو منایا جاتا ہے۔

انہوں نے اس ذلت آمیز کاری ضرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ غزہ کے عوام کے صبر و استقامت نے جعلی غاصب حکومت اور اس کے استکباری حامیوں کی ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے، فرمایا: "امریکہ کی جامع حمایت نہ ہونے کی صورت میں صیہونی حکومت کچھ دنوں میں ہی بکھر جائے گی۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے تاکید کی کہ عالم اسلام کو صیہونی حکومت کے ساتھ اقتصادی تعاون منقطع کرتے ہوئے اسرائیل کے خلاف حرکت میں آنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی اسلامی برادری کے اراکین کو چاہیے کہ وہ حق اور باطل کے محاذ کے درمیان اس تصادم میں اپنی آواز کو واضح طور سے اٹھاتے ہوئے غزہ میں ہونے والے بم دھماکوں اور جرائم کو فوری طور پر بند کرنے پر زور دیتے ہوئے اپنے اہم فرائض کو پورا کریں۔ "

امام خامنہ ای نے امریکی حمایت پر صیہونیوں کے انحصار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر امریکہ کی حمایت اور اس کے ہتھیاروں کی حمایت نہ ہوتی تو بدعنوان، جعلی اور فرضی صیہونی حکومت اسی ہفتے پہلے ہی گر چکی ہوتی۔ چنانچہ آج صہیونیوں کے ذریعہ غزہ میں ہونے والے مظالم درحقیقت امریکہ کی حمایت اور ان کے ہاتھوں سے انجام پائے ہیں۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے صیہونی حکومت کی جانب سے تین ہفتوں کے دوران چار ہزار بچوں کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے اسے تاریخ میں ایک بے مثال گھناونا جرم قرار دیا۔ غزہ کے واقعات کے بارے میں ملت اسلامیہ کی ہوشیاری پر زور دیتے ہوئے، جو دراصل "حق و باطل" اور "ایمان و استکبار" کے درمیان تصادم کا میدان ہے، فرمایا: "استکبار [طاقتیں] بموں، فوجی دباؤ، مظالم اور جرائم سے کام لیتی ہیں جبکہ ایمان کی طاقت ان سب پر خدا کے فضل سے قابو پا لے گی۔"

امام خامنہ ای نے غزہ کے عوام کے صبر و استقامت کے نتائج کو واضح کرتے ہوئے فرمایا: فلسطینی عوام بالخصوص غزہ کے لوگوں کے مصائب کی وجہ سے ہمارے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ تاہم، جب آپ اس پر گہری نظر ڈالتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس جنگ کے فاتح غزہ اور فلسطین کے لوگ ہیں کیونکہ وہ عظیم کام کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔"

انہوں نے اہل مغرب کے چہروں سے انسانی حقوق کے جھوٹے نقاب کے ہٹائے جانے اور ان کے بے نقاب ہونے کو غزہ کے عوام کے صبر و استقامت اور صیہونی حکومت کے مطالبات کو تسلیم کرنے سے انکار کا نتیجہ قرار دیا اور فرمایا: "غزہ کے لوگ اپنے صبر سے انسانی ضمیر کو جھنجھوڑ سکتے تھے۔ آج آپ دیکھ سکتے ہیں کہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں بھی لوگ بڑی تعداد میں اسرائیل کے خلاف اور بہت سے معاملات میں امریکہ کے خلاف نعرے لگانے کے لیے نکل رہے ہیں۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے بعض مغربی ذرائع کی ان خبروں کو رد کیا جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ایران نے برطانیہ میں فلسطینیوں کے حامی ریلیوں کا انعقاد کیا تھا اور اس بات پر زور دیا کہ یہ مضحکہ خیز تجزیے ان کی ناقابل مرمت بدنامی کا باعث ہیں: "لندن بسیج یا پیرس بسیج نے شاید ان ریلیوں کا اہتمام کیا ہو!" آپ نے طنزیہ انداز میں جواب دیا!

انہوں نے دنیا بھر میں جھوٹ بولنے والوں کے چہروں سے نقاب الٹنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تاکید کی کہ جب مغربی سیاست دان اور مغربی میڈیا فلسطینی جنگجوؤں کو دہشت گرد قرار دیتے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ واقعی کس قدر رسوا ہیں۔ اسی نکتے پر انہوں نے سوال اٹھایا کہ کس کو دہشت گرد قرار دیا جائے۔ "جب کوئی شخص اپنے گھر یا ملک کا دفاع کرتا ہے تو کیا اس سے وہ دہشت گرد بن جاتا ہے؟ دوسری جنگ عظیم میں جب فرانسیسیوں نے پیرس میں جرمنوں سے جنگ کی تو کیا اس دفاع نے انہیں دہشت گرد بنا دیا؟ انہیں جنگجو اور فرانس کے لیے فخر کا باعث کیسے سمجھا جاتا ہے، پھر بھی آپ [فلسطینی اسلامی] جہاد اور حماس کے نوجوانوں کو دہشت گرد سمجھتے ہیں؟"

امام خامنہ ای نے وضاحت کی کہ الاقصیٰ فلڈ آپریشن نے لوگوں کو جو عظیم سبق سکھایا وہ یہ ہے کہ ایک چھوٹا گروہ جس کے پاس بہت کم ساز اور سامان ہے، وہ اپنے ایمان اور عزم سے دشمن پر قابو پا سکتا ہے: "یہ وفادار گروہ کئی سالوں کی مجرمانہ کوششوں کو چند گھنٹوں میں بجھانے اور ختم کرنے میں کامیاب رہا۔"

انہوں نے مزید کہا کہ فلسطینیوں نے غاصب حکومت اور اس کی حمایت کرنے والی استکباری طاقتوں کو اپنے اقدامات، اپنی ہمت اور صبر سے بھی رسوا کیا ہے۔

رہبر معظم نے قابض حکومت کے جرائم کے خلاف عالم اسلام سے خصوصی توقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر آج اسلامی حکومتیں فلسطین کی مدد نہیں کرتیں تو وہ فلسطین کے دشمن کو تقویت پہنچائیں گی، جو کہ ایک حقیقت ہے۔ اسلام اور انسانیت کے دشمن اور یہی خطرہ کل انہیں بھی خطرے میں ڈالے گا۔

امام خامنہ ای نے صیہونی حکومت کے خلاف عالم اسلام کو متحرک کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اسلامی حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ وہ غزہ کی پٹی میں اسرائیل کے جرائم اور بمباری کو فوری طور پر بند کرنے پر زور دیں۔ انہوں نے ان حکومتوں پر بھی زور دیا کہ وہ اسرائیل کے ساتھ اقتصادی تعاون بند کریں اور صیہونی حکومت کو تیل اور اشیائے ضروریہ کی برآمدات کو روک دیں۔
انہوں نے مزید کہا کہ "تمام بین الاقوامی اسمبلیوں میں غاصب حکومت کے جرائم اور مظالم کی واضح انداز میں مذمت کریں، بغیر کسی ہچکچاہٹ اور ابہام کے۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اس بات کا اعادہ کیا کہ مزاحمتی محاذ کی طرف سے صیہونی حکومت پر پڑنے والی ضرب ناقابل تلافی ہے اور فرمایا کہ غاصب حکومت کے حکام نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔

انہوں نے کہا: "صیہونی حکومت مایوسی اور تذبذب کا شکار ہو چکی ہے۔ یہ اپنے ہی لوگوں سے جھوٹ بول رہی ہے۔ صہیونیوں کا اپنے اسیروں کے بارے میں اظہار تشویش بھی جھوٹ ہے۔ وہ جو بمباری کر رہے ہیں وہ اپنے اسیروں کو بھی مار رہے ہیں،"
امام خامنہ ای نے عالم اسلام سے اس بات پر توجہ دینے کی تاکید کی کہ صرف صیہونی حکومت ہی نہیں جو اسلام اور مظلوم فلسطینی قوم کے خلاف کھڑی ہوئی ہے بلکہ امریکہ، فرانس اور برطانیہ نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو اپنے معاملات، حساب و کتاب اور تجزیے میں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

رہبر معظم نے قرآن کریم کا حوالہ دیتے ہوئے، جس میں کہا گیا ہے کہ "خدا کا وعدہ بلاشبہ سچا ہے، اور جو لوگ اس پر یقین نہیں رکھتے وہ اپنے انکار سے تمہیں متزلزل اور کمزور نہ کریں"۔ رہبر معظم نے پیش گوئی کی کہ خدا کے فضل سے فلسطین اور اس کے لوگ مستقبل قریب میں فتح یاب ہوں گے۔

دوسری جگہ امام خامنہ ای نے اپنی تقریر کے دوران 4 نومبر کے تین واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقع پر امریکیوں نے ایرانی قوم کو دو مرتبہ نقصان پہنچایا۔ ایک 4 نومبر 1964 کو جب انہوں نے امام خمینی رح کو ذلت آمیز قانون کے خلاف قیام کے بعد جلاوطن کر دیا، جس نے امریکیوں کو ایران میں کسی بھی جرم کی عدالتی کارروائی سے مستثنیٰ کیا، اور دوسرا موقع 4 نومبر 1978 کو، جب امریکی کٹھ پتلی حکومت نے ایران میں تہران یونیورسٹی کے سامنے متعدد طلبہ کو شہید کردیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ "لیکن تیسرے موقع پر، طالب علموں کے ذریعہ امریکی سفارت خانے پر قبضے کی شکل میں، ایرانی قوم نے امریکہ کو ایک دھچکا پہنچایا اور سفارت خانے کے رازوں اور خفیہ دستاویزات کو افشا کرکے دنیا میں اس کی ساکھ کو نقصان پہنچایا۔"

دریں اثنا، رہبر معظم نے نوجوان نسلوں پر زور دیا کہ وہ محض جذبات پر انحصار نہ کریں، بلکہ مختلف مسائل کو سمجھنے اور ان کا تجزیہ کرنے کی کوشش کریں، اور فرمایا کہ انہیں اسلامی انقلاب کے بعد کی دہائیوں کے دوران مختلف مسائل اور پیش رفت کا صحیح ادراک حاصل کرنا چاہیے۔

اس کے بعد انہوں نے ایرانی قوم کے خلاف امریکہ کی دشمنی کے پیچھے بنیادی وجوہات کا جائزہ لیا۔

''امریکی اور وہ لوگ جو بے شرمی سے یا دوسرے مقاصد کے ساتھ اپنے موقف کو دہراتے ہیں کہ امریکہ کی دشمنی اور سازشیں اس ملک کے سفارت خانے پر قبضے کے بعد شروع ہوئی تھیں، لیکن یہ دعویٰ سراسر غلط ہے۔''

رہبر معظم نے استدلال کیا کہ تاریخی حقائق اچھی طرح سے ظاہر کرتے ہیں کہ ایرانی قوم کے ساتھ امریکی دشمنی کا آغاز سفارت خانے پر قبضے سے 26 سال پہلے اور 1953 میں "ڈاکٹر مصدق کی قومی حکومت" کے خلاف ظالمانہ بغاوت سے ہوا تھا۔

انہوں نے مزید کہا: "امریکی سفارت خانے سے حاصل کی گئی دستاویزات کا حوالہ دیا اور کہا کہ ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سفارت خانہ انقلاب کی فتح کے پہلے دنوں سے ہی سازش اور جاسوسی، بغاوتوں اور خانہ جنگی کی منصوبہ بندی کرنے اور ضد انقلاب کے ذرائع ابلاغ کا انتظام کرنے کا مرکز بن گیا تھا۔"

چنانچہ امام خامنہ ای نے فرمایا کہ ایرانی قوم سے امریکی دشمنی کی وجہ کچھ اور ہے۔

اس دشمنی کی جڑوں کی نشاندہی کرنے کے لیے انہوں نے قاجار دور میں ایران میں انگریزوں کے اثر و رسوخ کا ذکر کیا۔ "انگریز ہندوستان کے نوآبادیاتی ماڈل کے ساتھ ایران کے اقتصادی مراکز اور وسائل پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے تھے اور پھر اسکے بعد سیاسی میدان اور حکومت پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔"

رہبر معظم انقلاب نے تمباکو کی پیداوار، فروخت اور برآمد پر مکمل اجارہ داری دینے کے معاہدے کے ساتھ ساتھ "وثوق الدولہ معاہدے" کو ایران کے اقتصادی وسائل پر تسلط قائم کرنے کی برطانوی کوششوں کی دو مثالیں قرار دیتے ہوئے فرمایا: علمائے کرام کی چوکسی اور عوام کی حمایت سے یہ اقدام کامیاب نہیں ہوسکا۔ تاہم، انگریزوں نے رضا خان نامی ایک انتہائی ظالم، بدتہذیب، ان پڑھ، سست اور بے ایمان قازق کو بٹھا کر ایران پر قبضہ جما لیا۔

انہوں نے مزید کہا، "اور رضا خان نے علمائے کرام کے خلاف کریک ڈاؤن کرکے اور قوم کو دہشت زدہ کرکے اپنے مقاصد حاصل کرلیے۔ اس راہ میں بعض مغرب زدہ دانشوروں یا وابستہ افراد نے بھی اس کی منحوس حکومت کو جواز فراہم کرکے اس کے جرائم میں حصہ لیا۔
رہبر معظم انقلاب نے تمباکو کی پیداوار، فروخت اور برآمد پر مکمل اجارہ داری دینے کے معاہدے کے ساتھ ساتھ "وثوق الدولہ معاہدے" کو ایران کے اقتصادی وسائل پر تسلط قائم کرنے کی برطانوی کوششوں کی دو مثالیں قرار دیتے ہوئے فرمایا: علمائے کرام کی چوکسی اور عوام کی حمایت سے یہ اقدام کامیاب نہیں ہوسکا۔ تاہم، انگریزوں نے رضا خان نامی ایک انتہائی ظالم، بدتہذیب، ان پڑھ، سست اور بے ایمان قازق کو بٹھا کر ایران پر قبضہ جما لیا۔

انہوں نے مزید کہا، "اور رضا خان نے علمائے کرام کے خلاف کریک ڈاؤن کرکے اور قوم کو دہشت زدہ کرکے اپنے مقاصد حاصل کرلیے۔ اس راہ میں بعض مغرب زدہ دانشوروں یا وابستہ افراد نے بھی اس کی منحوس حکومت کو جواز فراہم کرکے اس کے جرائم میں حصہ لیا۔

اس کے بعد رہبر انقلاب نے دوسری جنگ عظیم کے دوران رضا خان کی جگہ اسکے بیٹے کو لانے کے برطانوی اقدام کے ساتھ ساتھ برطانوی طاقت کے زوال اور امریکہ کے بتدریج برطانیہ کی جگہ لینے کا حوالہ دیا۔

''پہلے تو امریکیوں نے نوآبادیاتی مقاصد سے گریز کرتے ہوئے نرم چہرہ دکھایا۔ لیکن جب انہوں نے مصدق حکومت کی ایران کو آزاد کرانے کی کوششوں کو دیکھا تو انہوں نے نرمی کا نقاب ایک طرف رکھ دیا اور [19 اگست 1953] کی بغاوت کے ساتھ عملی طور پر ملک کی تقدیر کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ایران کو مکمل طور پر اپنے سے منحصر کر دیا۔ "

امام خامنہ ای نے فرمایا کہ ایران پر امریکی تسلط کے بھیانک نتائج میں ملک میں صیہونی حکومت کے قدم جمانا، خوفناک ساواک کی تشکیل، ایرانی قوم کی قیمت پر ملک کے تمام فوجی امور پر تسلط کے لیے دسیوں ہزار مشیروں کو بھیجنا، اور نوجوان نسلوں کے حوصلے پست کرنے کیلئے، ملک کی سائنسی ترقی کو روکنے اور خوفناک طبقاتی امتیاز کو ادارہ جاتی شکل دینے کے لیے بدعنوانی کا پھیلانا شامل ہے۔

آپ نے کہا: "جنرل ہیوزر کو بھیج کر امریکی انقلاب کے عروج کے دنوں میں بھی بغاوت شروع کروا کر قوم کا قتل عام کا منصوبہ بنا رہے تھے، لیکن امام خمینی رح کے پختہ عزم اور قوم کی استقامت نے اس سازش کو بھی ناکام بنا دیا اور امریکی جنرل کو ایرانی قوم کے قتل عام میں ناکامی کے بعد واپس جانے پر مجبور کیا۔''

انہوں نے کہا کہ امریکی آج بھی اسی مقصد پر گامزن ہیں اور غزہ میں وہی کام کر رہے ہیں۔

اپنی تقریر کے اس حصے کو ختم کرتے ہوئے رہبر معظم انقلاب نے اس بات پر زور دیا کہ "امریکہ مردہ باد محض نعرہ نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی پالیسی ہے جو گزشتہ سات دہائیوں کے دوران ایرانی قوم کے خلاف امریکہ کی سازشوں اور نہ ختم ہونے والی دشمنیوں سے جنم لیتی ہے۔"

دریں اثنا، میٹنگ کے آغاز میں ملک کی طلبہ اسمبلی کی نمائندگی کرنے والی موبینا شکرلب، ایران میں زیر تعلیم فلسطینی طالبہ عبادہ عزت امین اور طلبہ تنظیموں کی نمائندگی کرنے والی برہان دلیلیفر نامی تین طالبات نے ملک کے بعض مسائل کی طرف اشارہ کیا اور غزہ میں ہونے والی پیش رفت پر روشنی ڈالیـ